بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دجال سے ڈرانے والی حدیث میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا بطورِ خاص ذکر کرنے کی وجہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

حدیث پاک میں ہے " جتنے بھی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام گزرے ہیں، سب نے اپنی اپنی امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اور نوح نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ "اس میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر کیوں خاص کیا گیا؟

## جواب

اس کے درج ذیل جوابات علمائے کرام نے ذکر فرمائے ہیں :

**(1) ایک جواب یہ ہے کہ :** حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے جن انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے دجال سے ڈرایا، ان کو کفار کی طرف نہیں بھیجا گیا تھا، بلکہ مسلمانوں کی طرف بھیجا گیا تھا، جبکہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام دجال سے ڈرانے والے ایسے پہلے رسول تھے، جنہیں کفار کی طرف بھیجا گیا تھا، لہٰذا اس خصوصی مناسبت کی وجہ سے روایت میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا الگ سے ذکر کیا گیا۔

**(2) دوسرا جواب یہ ہے کہ :** حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں ایک عالمگیر طوفان آیا، جس کے نتیجے میں چند افراد اور بعض اشیا کے علاوہ تقریباً پوری دنیا کی مخلوق ہلاک ہوگئی، اس کے بعد عالَمِ انسانیت کی نشاۃِ ثانیہ (نیا وجود) حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہی سے ہوئی، اسی وجہ سے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو دوسرا ابوالبشر بھی کہا جاتا ہے، لہٰذا اس خصوصی مناسبت کی وجہ سے روایت میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا الگ سے ذکر کیا گیا۔

صحیح بخاری میں ہے ”وقال سالم: قال ابن عمر: ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم في الناس، فأثنى على الله بما هو أهله، ثم ذكر الدجال، فقال: إني أنذركموه، **وما من نبي إلا قد أنذره قومه، لقد أنذره نوح قومه،** ولكن سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه: تعلمون أنه أعور، وأن الله ليس بأعور“ ترجمہ : حضرت سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد و ثنا بیان فرمائی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر دجال کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا : میں تمہیں اس (دجال) سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ یقیناً حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی : تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (صحیح البخاری، ص 560، رقم الحدیث 3057، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

متعدد شروحاتِ بخاری شریف میں ہے، (واللفظ للمنحة): ”(أنذره نوح قومه) خصه بالذكر؛ لأنه أبو البشر الثاني أو أنه أول مشرع“ ترجمہ: (حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس (دجال) سے ڈرایا) آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو خصوصی طور پر اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ آپ دوسرے ابو البشر ہیں، یا اس لیے کہ آپ سب سے پہلے نبی ہیں، جن کو باقاعدہ شریعت دی گئی۔ (منحۃ الباری بشرح البخاری، ج 06، ص 171، مطبوعہ: ریاض)

الکواکب الدراری شرح بخاری کے لفظ یہ ہیں ”فإن قلت ما وجه التخصيص به وقد عمم أولا حيث قال ما من نبي قلت لأنه أبو البشر الثاني وذريته هم الباقون في الدنيا“ ترجمہ: اگر تم سوال کرو کہ جب پہلے عمومی طور پر یہ فرمایا گیا کہ "کوئی نبی علیہ الصلوۃ والسلام ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، تو پھر حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کو خاص طور پر ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام دوسرے ابو البشر ہیں، اور دنیا میں باقی رہنے والے تمام انسان انہی کی اولاد میں سے ہیں۔ (الکواکب الدراری، ج 22، ص 39، 38، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ملفوظات اعلیٰ حضرت میں ہے ”عرض: آدم علیہ السلام رسول بھی تھے؟ ارشاد: ہاں۔ عرض: نوح علیہ الاسلام کو اول الرسل کہا جاتا ہے، یہ کس وجہ سے؟ ارشاد: کافروں کی طرف جو رسول بھیجے گئے ہیں، ان میں سب سے اول حضرت نوح علیہ السلام ہیں، آپ سے پہلے جو نبی تشریف لائے وہ مسلمانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 421، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5325

تاریخ اجراء: 03 ربیع الاول 1448ھ/17 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net